بسم اللہ

السلام علیکم

منبع اشفاق مصدر الطاف جناب مولانا مد فیضہم

احقر خیریت سے رہکر طالب خیریت مزاج اقدس ہے ۔ ایکا ایک لفافہ جناب حضرت والد صاحب مدظلہ
کے نام آیا تھا جسکا مضمون الفاظاً گاب بھلے میری ہی ہاتھ پڑ گئی وجہکر مجھپر بھی منکشف ہوا ۔
اسلیے میں نے اسے والد صاحب سے لیلیا سمجھو تاکہ میں ہی اپنے خیالات کا اظہار جناب تک کروں
(کیونکہ والد صاحب مدظلہ مثل مجبوری کی وجہکر بالکل عدیم الفرصت ہیں) میں بھی عدیم الفرصتی کے باعث
مختصر جواب تحریر کرتا ہوں اگر وقت میں وسعت ہوتی تو تفصیلاً جواب مع حوالہ کتب تحریر کرتا ۔
اب جو مضمون مخدوم صاحب رح کے مکتوب میں واقع ہے اسکا جو میرے خیال میں صحیح مطلب
ہو سکتا ہے بھیجتا ہوں ۔ امید کہ جناب کے سامنے مطلب صحیح اظہر من الشمس و ابین من الامس
ہو جائیگا ۔

حضرت مخدوم الملک علیہ الرحمت کی عبارت سے امکان نظیر و امکان کذب باری تعالی پر استدلال
کرنا ہرگز ہرگز درست نہیں ہے کیونکہ جس معنی خاص متنازع فیہ میں اختلاف درمیان
علمائے دیوبند و دیگر علمائے اہلسنت ہے وہ ہرگز اس عبارت سے مفہوم نہیں ہوتا
نظیر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امکان و امتناع میں جو نزاع ہے وہ نظیر بمعنی مساوی
جمیع صفات حتی کہ الاولیت و خاتمیت میں ہے اور ظاہر ہے کہ نظیر بایں معنی عبارت
حضرت مخدوم میں ہرگز مراد نہیں کیونکہ بموجب حدیث مشہور مخبر صادق علیہ السلام

انا اول من تنشق عنہ الارض اور آیت کریمہ خاتم النبیین والی سے ثابت ہے کہ یہ اولیت و خاتمیت صفت مخصوصہ حضور سید عالم نفسی الفداہ ہے۔

اب اگر نظیر بمعنی مذکور کا وجود فرض کیا جائے تو یا وہ حضور کے ساتھ ہوگا یا قبل یا بعد اور یہ تینوں شقوق باطل ہیں کیونکہ اگر معیت ہوگی تو ان دونوں صفتوں میں انکے شریک لازم آئیگا حالانکہ یہ ایسے اوصاف ہیں جن میں اشتراک محال ہے کما لا یخفی اور اگر قبل یا بعد ہی گا تو نظیر نہ ہوگا کیونکہ یہ صفت اسمیں مفقود ہوگی پس نظیر بمعنی مذکور محال ہوا اور محال تحت قدرت داخل نہیں۔ اور آیت ان اللہ علی کل شئی قدیر اسکو شامل نہیں۔ پس حضرت مخدوم صاحب نے اس عبارت میں کہ "اگر خواہد در یک لحظہ صد ہزار چون محمد صلعم بیافریند" نظیر متنازع فیہ یقیناً مراد نہیں کیونکہ وہ محال ہے۔ اور اس عبارت میں یہ خود بھی غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہاں پر لفظ چون کا استعمال کیا گیا ہے جسکے معنی مثل کے ہیں اور عرف عام اور لغت میں مثل کسی کے معنی میں مستعمل ہے۔ جیسا کہ اہل محاورہ پر مخفی نہیں۔

بہرکیف اس عبارت میں عظمت جلال وکمال باری عز اسمہ کا بیان ہے کہ جو مراتب علیا اور درجات قربت حضور کو بالعموم عنایت ہوں اگر صد ہزار کو دیکھو تو اسکے جلال میں ذرہ زیادتی نہیں چنانچہ آگے والی عبارت "و ہر یکے از انفاس ایشان مقام قاب قوسین" صد سے ظاہر ہے۔ یہ نہیں کہ ہر یکے را خاتم النبیین گرداند۔ کیونکہ ایسا کہنا بے معنی ہوتا تعجب ہے کہ اس عبارت سے حضرات دیوبند کس طرح اپنا مطلب ثابت کرتے ہیں۔

رہی دوسری عبارت جس سے معاذ اللہ امکان کذب باری تعالی پر استدلال کیا گیا ہے حالانکہ اس مسئلہ سے اس عبارت کو کوئی علاقہ نہیں کیونکہ اس عبارت میں صفت قہاریت وجباریت باری تعالی کا اظہار مقصود ہے۔ جسکو قضیہ شرطیہ میں بیان کیا ہے۔ ماحصل یہہ ہے کہ اگر شیاطین اخلوت ملکی پورے نہ ومحمد وعیسی ویحیی علیہم السلام دریکسلسلہ بندہ الخ اور قضیہ شرطیہ کا مدار صدق وجود علاقہ بین المقدم والتالی ہے۔ اگرچہ اوسکے دونون جز مقدم وتالی محال ہون۔ کہنے والا تو اسیقدر جواب پر کفایت کر سکتا ہے۔ مگر انکشاف حقیقت کیواسطے ذرا تفصیل کر دیتا ہون۔

مسئلہ متنازعہ فیہا یہہ ہے کہ کلام خبری غیر واقعی جسکو جھوٹ کہا جاتا ہے اوسکے انعقاد پر قدرت ہے یا نہیں۔ کیونکہ کذب کلام خبری کی صفت ہے اور فریقین میں یہی معنی مابہ النزاع ہے۔ اہل دیوبندکی تحریرات واقوال کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کذب باری ممکن ہے لیکن ممتنع بالغیر ہے اور اونکے مخالفین امتناع بالذات کہتے ہین۔ کیونکہ جھوٹ بولنا عیب ہے اور جملہ عیوب شان واجب الوجود کے لئے ممتنع ومحال ہین۔

حضرت مخدوم علیہ الرحمہ یہہ فرماتے ہین کہ جن امور کا وعدہ وعید ہو چکا ہے اون امور کے خلاف پر بھی باری تعالی کو قدرت ہے اور ظاہر ہے اس کیکو انکار نہین مگر اس سے کذب کو کوئی علاقہ نہیں ہان اگر عبارت سے یہہ مفہوم ہوتا کہ وعدہ و وعید کی جتنی خبرین ہین اونکے خلاف خبر دینے پر قادر ہے تو البتہ امکان کذب مقصود ہوتا۔ اور استدلال درست ہوتا واین ہذا من ذلک فتدبر

ونیز قابل غور یہ امر ہے کہ عند الجمہور خلف وعید جائز ہی نہیں بلکہ واقع ہوگا اور بہت سے
گنہگار جنکے متعلق وعید ہے انکی مغفرت ہوگی اور معذب نہ ہونگے تو اگر خلف وعید سے
استدلال امکان کذب پر ہو تو معاذ اللہ کذب کی فعلیت لازم آئیگی جو صریح کفر ہے
اور کوئی ادنی مسلمان بھی اسکو جائز نہ کہیگا تو سخت تعجب ہے کہ علماء دیوبند
اس سے اپنے دعوی کو کسطرح ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ غرض عبارت مذکورہ سے ہرگز
ہرگز امکان کذب نہیں نکلتا۔

اور حضور نے جو یہ لکھا ہے کہ یہ مسئلہ تمام متقدمین و متأخرین اور طبقہ صوفیہ کرام
میں مسلم الثبوت ہے میرے خیال میں اس میں حضور کو سخت دھوکا ہوا ہے اور تمام سے
مسئلہ متنازعہ فیہا ہرگز ان حضرات کا مسلم نہیں یہ نسبت انکی جانب بالکل
خلاف واقع معلوم ہوتا ہے۔ ان امور کی تفصیل البیان۔ زیادہ والسلام

میرا بہت بہت سلام و نیاز جناب السادی بر[illegible] صاحب و مولانا نظر احمد [illegible]
کو فرمادیجئیگا۔